پنجاب کے حالیہ فسادات کی تحقیقات شروع کر دی گئی

لاہور یکم جولائی مسٹر جسٹس محمد منیر چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ (صدر) اور مسٹر جسٹس ایم۔ آر کیانی (رکن) پر مشتمل تحقیقاتی عدالت (جسے فسادات پنجاب کی تحقیقات کے آرڈی ننس مجریہ ۱۹۵۳ء کے بموجب قائم کیا گیا ہے) کا پہلا اجلاس آج چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ کے کمرہ عدالت میں منعقد ہوا جس میں کارروائی کے طریق کار کا فیصلہ کیا گیا اور حسب ذیل پانچ اداروں کو کارروائی کا فریق قرار دیا گیا۔

پنجاب کی صوبائی حکومت، ماسٹر تاج الدین صدر مجلس احرار لاہور صدر (مرکز)، انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ، مسلم لیگ لاہور۔ اور جماعت اسلامی لاہور۔

عدالت نے ان اداروں کے نام اس مفہوم کے نوٹس جاری کرنے کا فیصلہ کیا کہ وہ تصدیق شدہ تحریری بیانات کی شکل میں فیصلہ طلب امور میں سے ہر ایک کے بارے میں اپنا اپنا معاملہ عدالت کی خدمت میں پیش کریں۔ ان بیانات میں خاص طور پر بتایا جائے کہ احرار احمدیہ جھگڑے کے بارے میں ان کا طرز عمل کیا ہے۔

عدالت نے اپنے ایک گھنٹہ کے اجلاس میں میجر جنرل محمد اعظم خان افسر کمانڈنگ ۱۰ ڈویژن کے نام ایک مکتوب ارسال کرنے کا بھی فیصلہ کیا جس میں ان سے التماس کی جائے گی کہ وہ مارشل لاء کے نفاذ کے وقت کی مکمل صورت حالات عدالت کو پیش کریں، اور بتائیں کہ مارشل لاء کے نفاذ کے وجوہ کیا تھے۔

عدالت نے ایک اخباری اعلان بھی جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے ذریعے تحقیقات سے دلچسپی رکھنے والی جماعتوں اور اشخاص سے التماس کی جائے گی کہ وہ عدالت کو مطلع کریں کہ آیا انہیں کارروائی کا فریق قرار دیا جائے یا نہ۔

تحقیقاتی عدالت نے انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب میاں انور علی (جو اس وقت بھی یہیں) ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس لاہور رینج (ایس این عالم) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور (سید احمد حسین شاہ) سینیئر سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور (مرزا نعیم الدین) اور حکومت پنجاب کے سیکرٹری (جو فسادات کے وقت امن عامہ کے شعبے کے انچارج تھے) کو یہ ہدایت دینے کا فیصلہ کیا کہ وہ حسب ذیل فیصلہ طلب امور میں سے ہر ایک کے بارے میں اپنا اپنا معاملہ پیش کریں۔

(۱) فسادات کی ذمہ داری۔

(۲) وہ کونسے حالات و کوائف تھے جن کی بنا پر ۶ مارچ ۱۹۵۳ء کو لاہور میں مارشل لاء نافذ کرنا پڑا۔

(۳) صوبائی سول افسروں نے فسادات کے سد باب کے لئے جو اقدامات کئے کیا وہ کافی تھے یا ناکافی انہوں نے بعد میں فسادات پر قابو پانے کے لئے جو قدم اٹھائے۔ وہ کافی تھے یا ناکافی۔

ان افسروں میں سے ہر ایک کو یہ بیان کرنے کی ہدایت بھی دی گئی ہے۔ کہ فوج نے فسادات کو دبانے کے لئے وہ کونسا قدم اٹھایا ہے۔ جسے وہ نہیں اٹھا سکتے تھے۔ یہ افسر یہ بھی بتائیں گے کہ فسادات کے دوران میں کتنے کارتوس دینے کا حکم صادر کیا گیا۔ اور کتنے کارتوس استعمال کئے گئے اور ہلاک شدوں اور مجروحین کی تعداد کیا تھی۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ہدایت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ان مجسٹریٹوں کے بارے میں عدالت میں مفصل بیان دیں جنہیں فسادات پر قابو پانے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اور بتائیں کہ ان مجسٹریٹوں کو کیا ہدایات دی گئیں ساتھ ہی عدالت کو ان رپورٹوں (بشرطیکہ کوئی ہو) سے بھی مطلع کریں۔ جو ان مجسٹریٹوں کی طرف سے ملی ہوں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ان تمام احکام کی نقول بھی عدالت میں پیش کریں گے۔ جو ان (ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ) کی طرف سے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت جاری کئے گئے تھے۔ اور بتائیں گے کہ کن کن مواقع پر ان احکام کی خلاف ورزی ہوئی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس پر کیا ایکشن لیا۔

کیا فوج طلب کی گئی تھی

تحقیقاتی عدالت نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کو یہ بیان کرنے کی ہدایت بھی دی ہے کہ آیا ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۲۹ کے ماتحت فوج طلب کی گئی تھی۔ اور اس کا نتیجہ کیا نکلا تھا اور اگر فوج طلب نہیں کی گئی تھی تو فوج طلب نہ کرنے کی وجہ بتائیں گے۔

بعض دوسرے اضلاع

عدالت نے ان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں اور پولیس کے سپرنٹنڈنٹوں کو جو مارچ کو راولپنڈی، سیالکوٹ، لائلپور، گوجرانوالہ اور منٹگمری میں مقرر تھے کو یہ ہدایت دی ہے کہ وہ اپنے اپنے اضلاع کے فسادات کی مفصل روئیداد سے عدالت کو مطلع کریں اور فسادات کے آغاز ان کے بڑھ جانے اور ان پر قابو پانے سے متعلق اقدامات کی تشریح کریں۔ نیز بتائیں کہ فسادات میں کیا کیا جرائم ہوئے یا ان کے پاس کون کون سے جرائم کے ارتکاب کی رپورٹیں آئیں۔ اس کے علاوہ وہ ہر معاملے میں اچھی معلوماتی رپورٹ دیں۔

عدالت کی طرف سے ان افسروں کو یہ ہدایت بھی دی گئی ہے کہ احمدیوں کے خلاف تحریک اور اس کے بعد کے فسادات کے بارے میں یکم جنوری ۱۹۵۳ء سے لیکر ۵ مارچ ۱۹۵۳ء تک حکومت

(باقی بر صفحہ کالم ۔)

یا کسی اور بڑے افسر کو روزمرہ کی صورت حالات کے بارے میں رپورٹوں کے جو خلاصے بھیجے ہوں یا سپیشل رپورٹیں یا ہفتہ وار رپورٹیں ملی ہوں ان کی نقول عدالت میں پیش کریں۔ انہیں خاص طور پر ہدایت کی گئی ہے کہ اگر کسی فرد یا جماعت کی طرف سے تشدد استعمال کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہو تو اس قسم کے واقعات سے عدالت کو مطلع کریں اور بتائیں کہ ان افراد یا جماعتوں کی طرف سے حکومت کو صورت حالات کے بارے میں کیا اطلاعات دی گئی ہیں۔ نیز واضح کریں کہ حکومت نے انہیں کیا ہدایات دی تھیں۔

کارروائی کا طریق کار

کارروائی کے طریق کار کے مطابق عدالت کا مقام لاہور میں ہوگا۔ کورم کے لئے ایک رکن کی موجودگی ضروری قرار دی گئی ہے۔ ایک ہی وقت میں ہر ایک رکن علیحدہ علیحدہ بھی عدالتی کارروائی کر سکتا ہے بشرطیکہ ہر رکن کے پاس غور کرنے کے لئے ایک ایسا نکتہ یا اس کا کوئی حصہ ہو جسے کارروائی کے لئے فل کورٹ کے سامنے پیش کرنا مقصود ہو۔

عدالت قانون شہادت پر عمل کرنے پر مجبور نہ ہوگی وہ حلفیہ شہادتیں لے گی۔ یا تصدیق شدہ تحریری بیانات لے گی۔ بشرطیکہ حلفیہ بیان دینے والا شخص یا تحریری بیان پیش کرنے والا شخص کسی وقت عدالت میں شہادت دینے کے لئے مطلوب ہو۔ عدالت کو اختیار حاصل ہے۔ کہ وہ کسی فرد یا جماعت کو کارروائی کا فریق قرار دے۔

عدالت نے صوبائی حکومت سے التماس کی ہے کہ وہ آرڈی ننس کے ضابطہ ۱۰ کے بموجب اپنے وکیل کے نام سے عدالت کو مطلع کر دے تحریری بیانات ۱۵ جولائی ۱۹۵۳ء تک عدالت میں پیش ہو جانے چاہئیں عدالت کی التماس پر مسٹر عزیز خاں ایڈووکیٹ جنرل پنجاب عدالت میں موجود تھے۔

مجلس احرار اسلام کو خلاف قانون جماعت قرار دیدیا گیا

لاہور ۵ جولائی۔ حکومت پنجاب نے اپنے ایک اعلان مجریہ ۴ جولائی ۱۹۵۳ء کے ذریعہ مجلس احرار اسلام کو خلاف قانون جماعت قرار دے دیا ہے۔ یہ اقدام دفعہ ۱۶ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے تحت کیا گیا۔ اس قانون کے تحت صوبائی حکومت نے اس جماعت کی رکنیت کو جرم قرار دیا ہے۔

ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے، کہ سول پنجاب پولیس نے صوبہ بھر میں مجلس احرار اسلام کے دفاتر پر چھاپے مارے اور تلاشیاں لینے کے بعد دفتر کا ریکارڈ اور دیگر سامان اپنی تحویل میں لے لیا۔

مجلس احرار اسلام کے تمام دفاتر سربمہر

انتہائی رعایت سے

موٹر بیمہ کرانے کیلئے تمام دوست ہم سے رجوع کریں

پریمیم شرح میں غیر معمولی رعائتیں

بیمہ کے ساتھ آپ ٹیکس بھی ہماری معرفت ادا کرکے تکلیف اور اپنا وقت بچائیں۔ اس سلسلہ میں ہماری خدمات آپ کے لئے بیحد مفید ثابت ہونگی۔ ایک خط لکھ کر اس سلسلہ کی جملہ معلومات حاصل فرماویں۔

اورینٹل سیکیوریٹی سروس لمیٹڈ۔ ۱۹۶ انارکلی لاہور